آج دنیا سمٹ رہی ہے۔ کرۂ ارض کی اقوام اختلافات کے باوجود ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تعلقات قائم کر رہی ہیں۔ ان رشتوں کی بنیاد سیاسی، معاشی، تجارتی، معاشرتی، دفاعی، ثقافتی، فنیاتی، تہذیبی، جغرافیائی، تاریخی، مذہبی اور تعلیمی ہے---اس لحاظ سے اس صدی کا انسان عالمی سطح پر عالمی شہری (global citizen) کے طور پر اُبھر رہا ہے۔ اسلام ایک آفاقی دین ہے۔ اس کے حامل افراد فطری طور پر عالمی شہریت کے تقاضوں کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے فکری و عملی سطح پر زیادہ موثر ثابت ہو سکتے ہیں۔

اس تعلق کی نوعیت اور شکلیں مختلف دائروں میں، مختلف سطحوں پر اور مختلف ادوار میں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ ردعمل کی متبادل صورتوں کا ادراک حکمت کے مطابق مقاصد و ترجیحات کے حصول کے لیے موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ درج ذیل صورتیں رہنمائی کر سکتی ہیں:

۱- مقابلہ کرنا: غلبے سے بچنے کے لیے

۲- تبادلہ کرنا: لو اور دو کے اصول پر تعلق قائم کرنا

۳- مخالفت کرنا: ابطال کرنا، رد کرنا، غلط ثابت کرنا

۴- مسابقت کرنا: حق کی پاسداری، انصاف اور دیگر اقدار کے فروغ کے لیے

۵- زائل کرنا: منفی اثرات کو کم سے کم کرنا

۶- مباحثہ کرنا: افہام و تفہیم کے ذریعے سمجھنا اور سمجھانا

۷- دفاع کرنا: اپنی شناخت، فکر اور قوت کو برقرار رکھنا

۸- قبول کرنا: اچھی بات کو مان لینا

۹- اشتراک کرنا: شریک کار بنانا

۱۰- اتحاد کرنا: یکسانیت کی بنیاد پر